سجدۂ تعظیمی کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

1

ریفرینس نمبر: FMD-1384　　　　تاریخ: 15-05-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سجدہ تعظیمی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ **سائل: محمد تحسین عطاری (سیکٹر 03، نارتھ کراچی)**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سجدہ کی دو قسمیں ہیں: (1) سجدۂ عبادت (2) سجدۂ تعظیمی۔

سجدۂ عبادت اللہ کا حق ہے، جو غیر خدا کے لیے کسی بھی شریعت میں لمحہ بھر کے لیے بھی جائز نہیں ہوا۔ اگر غیر خدا کو سجدہ عبادت کسی نے کیا، تو واضح طور پر کافر ہو جائے گا، جبکہ سجدۂ تعظیمی (یعنی اللہ کی طرف سے کسی کو ملنے والی عظمت کے اظہار کے لیے سجدہ کرنا) پچھلی شریعتوں میں جائز تھا۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کے بھائیوں اور آپ کے والدین نے سجدہ کیا، لیکن ہماری شریعت میں یہ سجدۂ تعظیمی منسوخ ہو چکا ہے، لہذا شریعت محمدیہ میں تاقیامت غیر خدا کے لیے سجدۂ تعظیمی سخت ناجائز و حرام ہے اور تعظیماً سجدہ کرنے والا سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا، ہاں کافر نہ ہو گا، کسی قسم کا حکم کفر اس پر عائد نہ ہو گا۔

تفسیر مظہری و تفسیر درمنثور وغیرہ میں ہے: "أن رجلا قال: یا رسول اللہ نسلم علیک کما یسلم بعضنا علی بعض أفلا نسجد لک قال: لا ولکن أکرموا نبیکم واعرفوا الحق لأھلہ فانہ لا ینبغي أن یسجد لأحد من دون اللہ "یعنی ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں، جیسا کہ آپس میں۔ کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں؟ فرمایا: نہیں، بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا کا ہے۔ اسے اسی کے لئے رکھو اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔

(الدر المنثور، ج02، ص250، دار الفکر، بیروت)

مشکوۃ المصابیح میں بحوالہ ترمذی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"لو كنت آمر أحدا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها"یعنی اگر میں کسی کو کسی (مخلوق) کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔
(مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، ج02،ص972،المکتب الاسلامی، بیروت)

اس حدیث کے تحت حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری تحریر فرماتے ہیں:"إن السجدة لا تحل لغير الله" یعنی غیر اللہ کے لئے سجدہ حلال نہیں ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب النکاح، ج06،ص369،مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے:" من سجد للسلطان على وجه التحية أو قبل الأرض بين يديه لا يكفر ولكن يأثم لارتكابه الكبيرة هو المختار۔قال الفقيه أبو جعفر-رحمه الله تعالى - وإن سجد للسلطان بنية العبادة۔۔۔فقد كفر"یعنی جس نے کسی حاکم کو بطور تعظیم سجدہ کیایااس کے سامنے زمین چومی وہ کافر نہ ہو گا ہاں گناہگار ضرور ہے کیونکہ اس نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔یہی مختار ہے۔امام ابو جعفر علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اگر حاکم کو سجدہ بطور عبادت کیا تو کافر ہو گا۔ (ملتقطا از الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، ج05،ص369،مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:" سجدہ تحیت یعنی ملاقات کے وقت بطورِ اکرام کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر بقصد عبادت ہو تو سجدہ کرنے والا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔"
(بہارِ شریعت، ج03،ص473، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تفصیل کے لیے مجدد اعظم امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے رسالہ " الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ" کا مطالعہ کیجیے۔ اس میں آپ علیہ الرحمۃ نے ایک آیتِ کریمہ، چالیس احادیث اور ڈیڑھ سو فقہائے کرام کے ارشادات سے سجدۂ تعظیمی کی حرمت کو بیان فرمایا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

09رمضان المبارک1440ھ /15مئی2019ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے